Regd. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ /

یوم سہ شنبہ ★ ۲۵ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴ / ۹ | ۱۹ شہادت ۱۳۳۴ھ ★ ۱۹ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۹۴

مسلمانوں کو مناسب نمائندگی دینے کیلئے ہندوستان کے انتخابی قوانین میں ترمیم کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۸ اپریل۔ ہندوستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قانون ساز اداروں میں مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دینے کے لئے بھارت کے انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے۔ کل انہوں نے مالابار کی مسلم لیگ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جداگانہ انتخاب کا طریقہ ختم ہونے کے بعد سے ہندوستانی مسلمان قانون ساز اداروں میں مناسب نمائندگی حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ انہوں نے کہا اس ملک کی مسلم آبادی اپنے مذہب تہذیب اور ثقافت پر کار بند رہنا چاہتی ہے۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ انتخابی قوانین میں ترمیم کر کے انہیں مناسب نمائندگی دی جائے۔

پاکستانی ہوائی فوج کیلئے نئے کمانڈر انچیف کا تقرر

کراچی ۱۸ اپریل۔ ایئر وائس مارشل آرتھر میکڈانلڈ پاکستانی فضائیہ کے نئے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔ ہوائی فوج کے موجودہ کمانڈر انچیف ائیر وائس مارشل کینن برطانیہ کی رائل ایئر فورس میں واپس جا رہے ہیں۔ مسٹر آرتھر میکڈانلڈ برطانیہ کی ہوائی فوج میں تیس سال سے زائد عرصہ تک مختلف عہدوں پر کام کر چکے ہیں۔ اور ہوائی فوج کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ جون کے وسط میں پاکستانی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے اپنے نئے عہدے کا چارج لے لیں گے۔

برطانیہ ہوائی حادثے کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتا

لندن ۱۸ اپریل۔ حکومت برطانیہ نے چین کو ایک بار پھر مطلع کیا ہے کہ چین کے جنوبی سمندر میں پچھلے ہفتہ جو ہوائی حادثہ پیش آیا ہے۔ برطانیہ اس کے سلسلے میں کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتا۔ نئے مراسلہ میں اس کی پرزور تردید کی گئی ہے کہ اسبارے میں ہانگ کانگ کے برطانوی افسر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مراسلہ میں مزید کہا ہے کہ تحقیقات سے قبل چین نے الزامات لگا دیئے ہیں۔ جو درست نہیں ہے۔ تحقیقات کی جائے تو برطانیہ اس میں ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہے۔

۴ میں وزیر خارجہ نصراللہ انتظام نے حکومت سنبھال رکھی ہے۔

بانڈونگ میں ایشیائی افریقی کانفرنس کا تاریخی اجلاس شروع ہو گیا

کانفرنس میں ۲۹ ملکوں کے ۳۵۰ نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ عارضی ایجنڈے سے فلسطین کا مسئلہ بھی خارج کر دیا گیا

بانڈونگ (انڈونیشیا) ۱۸ اپریل۔ آج صبح یہاں ایشیائی افریقی کانفرنس کا تاریخی اجلاس شروع ہو گیا۔ اس کانفرنس کے ۸ روزہ اجلاس میں ایشیا کے ۳۵۰ نمائندے جو دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ شرکت کر رہے ہیں۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ ممالک کسی بڑی طاقت کی شرکت کے بغیر اپنے مسئلوں پر خالصتہً ایشیا اور افریقہ کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کریں گے۔ کانفرنس کا افتتاح آج صبح انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو نے کیا۔ انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا جب ایشیا کے مسئلوں کا فیصلہ دور دراز کی غیر ایشیائی قومیں کیا کرتی تھیں۔ آج اپنے مسائل کو حل کرنا خود ہمارے اپنے اختیار میں ہے ایشیا و افریقہ کے کروڑوں کروڑ باشندے اپنے عمل سے دنیا کو یہ بتا سکتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت امن کے متلاشی ہے جنگ کے نہیں وہ صرف اور صرف امن پسندوں کا ساتھ دیگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح دنیا کو یہ بھی علم ہو جائے گا کہ ہم سب متحد ہیں۔ اور یہ کہ ہم نوآبادیاتی نظام سے نفرت کرتے ہیں۔ کل کانفرنس کے اعلیٰ نمائندوں نے ایک غیر رسمی اجلاس میں انڈونیشیا کے وزیر اعظم علی ساستر و میجوجو کو کانفرنس کا صدر منتخب کیا۔ اور کا نام مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر نے پیش کیا اور چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے اس کی تائید کی۔ مسٹر علی ساستر و میجوجو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایشیا اور افریقہ کے مفادات کے پیش نظر اس کانفرنس کی کامیابی ضروری ہے۔ ہم باہمی مفادات کے تمام مسئلوں پر غور کریں گے۔ لیکن سردست کسی مخصوص مسئلہ کا حل تلاش نہیں کیا جائے گا۔ اعلیٰ نمائندوں نے اپنے اس غیر رسمی اجلاس میں طے کیا کہ مختلف کمیٹیوں کے صدر صاحبان افتتاحی تقریریں نہیں کریں گے۔ بلکہ تحریر کردہ تقریریں پیش کر دیں گے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور کی صحت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ گذشتہ جمعہ حضور نے نماز پڑھائی اور مختصر سا خطبہ دیا

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۸ اپریل۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کراچی ۱۵ اپریل بوقت تین بجے سہ پہر:۔ حضور ایدہ اللہ نے آج یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور مختصر سا خطبہ دیا۔ جس میں حضور نے دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق کل کراچی سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی حسب ذیل تار موصول ہوئی:۔

کراچی ۱۵ اپریل بوقت ۸ بجے شام:۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت اور طاقت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ کل شام کو حضور نے ظہر کی نماز پڑھائی۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

لنکا کے طلبہ کا خیر سگالی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۸ اپریل۔ لنکا کے طلبہ کا ایک خیر سگالی وفد کل کراچی پہنچا ہے۔ یہ وفد ۹ طلبہ پر مشتمل ہے۔ پندرہ روز تک پاکستان کا دورہ کرے گا۔

تہران ۱۸ اپریل۔ کل ایرانی مجلس نے ملک کے نئے وزیر اعظم حسین اعلےٰ کے مقابلہ میں ۹۲ ووٹوں سے اعتماد کی تحریک منظور کر دی۔ سات ممبروں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ وزیر اعظم علاج کے لئے یورپ گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی عدم موجودگی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۵ء

اسلام مغرب کی نظر میں

مولانا عبدالماجد دریاآبادی نے ہفتہ وار صدق جدید مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۵ء میں "سچی باتیں" کے زیر عنوان مسٹر ڈفرڈ سے جو ٹفنش (ٹمسٹھ T ، کالج امریکہ میں قرون وسطیٰ کی تاریخ کے استاد ہیں اپنی ایک ملاقات کا ذکر فرمایا ہے۔ اور آپ کی ان سے جو گفتگو ہوئی۔ اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"توحید و تثلیث۔ الوہیت مسیح۔ وفات و حیات مسیح۔ کفارہ۔ حشر۔ اس قبیل کے سوالات پادریوں کے مخصوص گروہ کے نزدیک جو کچھ بھی معنے رکھتے ہوں۔ مہذب و متمدن دنیا کو ان پر سرے سے توجہ ہی کرنے کی فرصت نہیں۔ بار بار اس قسم کے سوال زبان پر آتے تھے۔ کہ سود کی ہر شرح کو قطعی حرام کر دینے کے بعد دنیا کا معاشی نظام چل کیونکر سکتا ہے؟ ارتداد کی سزا اگر قتل تسلیم کر لی جائے۔ تو شریعت کی رواداری کیسے منوائی جاسکے گی؟ عورت اگر معاشی حیثیت سے مرد کی زیردست تسلیم کر لی جائے۔ تو اسلام کا دعوئے عدل۔ مساوات زن و مرد کیونکر ثابت ہوگا؟ وغیرہا۔ سارے سوالات سے ظاہر یہی ہو رہا تھا۔ کہ شریعت اسلامی کو اب اصل مقابلہ دین مسیحی سے نہیں۔ بلکہ فرنگی تہذیب و تمدن سے درپیش ہے۔ مسیحیت کے سابق مناظرین و متکلمین کے مسائل اب پارینہ ہو چکے ہیں۔ اور اس لئے ان دلائل میں بھی اب کچھ زیادہ جان باقی نہیں رہی ہے۔ اب اسلام کی اصلی حریف وہ جاہلی یا بے خدا تہذیب ہے۔ جس کا خوشنما نام مغربی تمدن یا فرنگی تہذیب ہے۔ جدید متکلمین اسلام کو اصل تیاری اب اس محاذ کے لئے کرنا ہے۔ اور یہ سبق کچھ آج ہی نہیں ملا ہے۔ سالہا سال سے مل رہا ہے"۔

(صدق جدید ۸ اپریل ۵۵ء)

حقیقت یہ ہے جیسا کہ ہم کئی بار الفضل میں واضح کر چکے ہیں۔ قرون وسطیٰ میں جب یورپ مسلمانوں سے روشناس ہوا۔ اور ان کے بعض لوگوں نے اندلس۔ سسلی اور مشرقی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی۔ تو چونکہ ان درسگاہوں میں یونانی علوم کی تعلیم بھی شامل تھی۔ اہل یورپ بجائے اسلام کی تعلیم سے براہ راست متاثر ہونے کے ان یونانی تعلیمات سے متاثر ہوئے۔ اور بجائے دین کی راہ اختیار کرنے کے آزاد خیالی کی طرف مائل ہو گئے۔

ان مغربی لوگوں کے سامنے دین کی صورت چونکہ موجودہ عیسائیت ہی تھی۔ جس کے اصول عقل کے خلاف ہیں۔ وہ کسی ایسے دین کا تصور نہیں کر سکتے تھے جو عقل کو اپیل کرتا ہو۔ اس لئے یونانی علوم کا ان پر یہ اثر ہوا۔ کہ تمام دین عقل کے خلاف ہے۔ اس لئے قابل ترک ہے۔ اصل چیز عقل انسانی ہے۔ جوں جوں یورپ عقلیت پرستی میں ترقی کرتا گیا۔ اور اس کے نتیجہ میں اسے مادی ترقیات حاصل ہوتی گئیں۔ یورپ میں الحادی رجحانات بڑھتے چلے گئے۔ اور انہوں نے ایک نئی تہذیب کی صورت اختیار کر لی۔ جس کا نام مولانا عبدالماجد صاحب کے الفاظ میں "مغربی تمدن" یا "فرنگی تہذیب" ہے۔

چونکہ آج دنیا میں "مغربی تمدن" یا "فرنگی تہذیب" ہی سب نظریات پر حاوی ہوتی چلی جارہی ہے۔ اور چونکہ مغربی تعلیم یافتہ لوگ خواہ یورپ کے ہوں یا ایشیا کے یا کسی اور خطہ ارضی کے رہنے والے ہوں سب اسی چیز کے دلدادہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس میں شبہ نہیں کہ آج اسلام کا مقابلہ زیادہ تر اسی "مغربی تہذیب" یا دوسرے لفظوں میں الحاد سے ہی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ موجودہ عیسائیت بالکل مردہ ہو چکی ہے۔ اور اس کا یورپ یا امریکہ میں کوئی اثر نہیں۔ اس لئے اسلام کا مقابلہ جہاں دنیا کے بڑھتے ہوئے الحادی رجحانات سے ہے۔ وہاں عیسائیت سے مقابلہ ختم نہیں ہوا۔ اسلام کو دونوں طرف مقابلہ کرنا ہے۔ یعنی ایک تو موجودہ غیر عقلی عیسائیت سے جس نے نہایت دلآویز نظریات تثلیث۔ الوہیت مسیح۔ کفارہ وغیرہ مسائل کی صورت میں بنا رکھے ہیں۔ جو سہل انگار مگر عیش پرست انسانوں کے دل موہ لینے کے لئے نہایت کاری ہتھیار ہیں۔ موجودہ عیسائیت کا یہ اصول کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صلیب پر موت اور تیسرے دن جی اٹھنا دنیا کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ اور جو شخص اس پر ایمان لے آتا ہے۔ وہ گناہوں کی سزا سے بچ جائے گا۔ ایک ایسا دلآویز اصول ہے کہ بڑے بڑوں کو گمراہ کر جاتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے عیسائیت کو جو کامیابی ہو رہی ہے۔ اور اگرچہ موجودہ عقلیت پرست مغربی انسان اب اس پر ایمان نہیں رکھتا۔ مگر ابھی تک عوام میں اس کا بہت اثر ہے۔ اور بڑے بڑے دولت مند لوگ عیسائی مشنوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ دوسرے اسلام کا مقابلہ عقلیت پرست انسان سے ہے جو سوائے انسانی عقل کے بیرونی قوت کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

البتہ اس وقت علمائے اسلام کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے کہ وہ مغرب کے عقلیت پرستوں کو ایک ایسے دین سے روشناس کرائیں۔ جو ہر بات میں عقل کو اپیل کرتا ہے۔ بے شک اس میں بڑی مشکلات ہیں۔ سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ اسلامی تمدن اور تہذیب کا اس وقت ایک ٹھوس نمونہ ہمارے لئے پیش کرنا مشکل ہو رہا ہے ہم آج کوئی ایسی اسلامی سوسائٹی یورپ کے سامنے نہیں پیش کر سکتے۔ جو پوری طرح اسلام کے اصولوں پر کاربند ہو۔ اور ان اصولوں کی پابندی سے جو دنیا کو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس کا نمونہ عمل کی کسوٹی پر کس کر دکھائے۔

بیشتر مسلمان اس کمی کو محسوس کرتے ہیں۔ اور بعض ایسی سوسائٹی بروئے کار لانے کے لئے کچھ کوشش بھی کرتے ہیں۔

مگر افسوس ہے کہ اکثر اس کام کو اوپر سے یعنی سیاست سے شروع کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ کام نیچے سے ہی شروع کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کا طریق کار چلا آیا ہے۔ ایسے سوالات کہ سود کے بغیر دنیا کا معاشی نظام کس طرح چل سکتا ہے۔ یا پردے کی موجودگی میں عورت کے حقوق مرد کے حقوق کے برابر کس طرح ہو سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ اسی وقت حل ہو سکتے ہیں۔ جب کوئی اسلامی سوسائٹی اسلامی اخلاق کا نمونہ پیش کر کے دکھائے۔ ورنہ محض جواب کے طور پر تو اسلامی ممالک کی تیرہ سو سالہ تاریخ پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمان اصولوں پر عمل کر کے بغیر سود بغیر شراب خوری کے اور باوجود پردہ کے کس طرح زندہ رہے ہیں۔ مگر موجودہ انسان ذاتی تجربہ اور مشاہدہ چاہتا ہے اگر علمائے اسلام بجائے سیاسی تفوق کی خواہشات کے اسلامی اصولوں کی پابندی کی طرف توجہ دیں جو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار ہے۔ تو یقیناً ہم بہت جلد یورپ کے سامنے ان سوالوں کا عملی جواب پیش کر سکتے ہیں۔

دل جس سے زندہ ہے وہ صداقت تمہی تو ہو

—— از مکرم عبدالقادر صاحب لائلپور ——

آقائے دو جہاں کی بشارت تمہی تو ہو
دل جس سے زندہ ہے وہ صداقت تمہی تو ہو

سبز اشتہار کی ہے شہادت ترے لئے
دیکھا جو میں نے جانِ عبارت تمہی تو ہو

فضلِ عمر۔ جلالِ الٰہی کا اک ظہور
جس نے اٹھایا بارِ خلافت تمہی تو ہو

یہ بزم ہے وجود سے تیرے ہی تابناک
آنکھوں کا نور دل کی حرارت تمہی تو ہو

تو نے کیا جہاں کو شناسائے معرفت
جو ہے عیاں نشانِ صداقت تمہی تو ہو

اک نور بن کے ابھرا افق پر جہان کے
ظلمت کدہ میں طورِ ہدایت تمہی تو ہو

تیرا کلام شانِ خطابت لئے ہوئے
میرے حبیب جانِ بلاغت تمہی تو ہو

نورانیوں کی آنکھ کی پتلی وجودِ پاک
جس نے نبھایا عہدِ رفاقت تمہی تو ہو

دل ہے وہ طور [illegible] جلوہ گر ہوا
[illegible] اس کی تجلی [illegible] تمہی تو ہو

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز کی ادائیگی

" اس کے بعد متقی کی شان میں آیا ہے ویقیمون الصلوٰۃ یعنے وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے۔ یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے۔ یہ بھی اس تکلف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو متقی کا خاصہ ہے۔ یعنے جب وہ نماز شروع کرتا ہے۔ تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے۔ جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے۔ جس کو اس نے کھڑا کرنا ہے۔ جب اس نے اللہ اکبر کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے۔ جو اس کے حضور قلب میں تفرقہ ڈال رہا ہے۔ وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے پریشان ہوتا ہے۔ ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے۔ لیکن نماز جو گری پڑتی ہے بڑی جانکنی سے اسے کھڑا کرنے کی فکر میں ہے۔ بار بار ایاک نعبد و ایاک نستعین کہہ کر نماز کے قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے۔ اور اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت چاہتا ہے۔ جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جاوے۔ ان وساوس کے مقابل میں متقی ایک بچہ کی طرح ہے۔ جو خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے روتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اخلد الی الارض ہو رہا ہوں۔ سو یہی وہ جنگ ہے جو متقی کو نماز میں نفس کے ساتھ کرنی ہوتی ہے۔ اور اسی پر ثواب مترتب ہوگا۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو نماز میں وساوس کو فی الفور دور کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ویقیمون الصلوٰۃ کی منشا کچھ اور ہے یہ خدا نہیں جانتا۔ حضرت شیخ عبد القادر گیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول ہے کہ ثواب اس وقت تک ہے۔ جب تک مجاہدات ہیں۔ اور جب مجاہدات ختم ہو جائے تو ثواب ساقط ہو جاتا ہے۔ گویا صوم و صلوٰۃ اس وقت تک اعمال ہیں۔ جب تک ایک جد و جہد سے وساوس کا مقابلہ ہے۔ لیکن جب ان میں ایک اعلیٰ درجہ پیدا ہو گیا۔ اور صاحب صوم تقوے کے تکلف سے بچ کر صلاحیت سے رنگین ہو گیا۔ تو اب صوم و صلوٰۃ اعمال نہیں رہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے سوال کیا ہے۔ کہ کیا اب نماز معاف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ثواب تو اس وقت تھا۔ جس وقت تک تکلف کرنا پڑتا تھا۔ سو بات یہ ہے کہ نماز اب عمل نہیں بلکہ ایک انعام ہے۔ یہ نماز اس کی ایک غذا ہے۔ جو اس کے لئے قرۃ العین ہے۔ یہ گویا نقد بہشت ہے۔

مقابل میں وہ لوگ جو مجاہدات میں ہیں وہ کشتی کر رہے ہیں۔ اور یہ نجات پا چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا سلوک جب ختم ہوا۔ تو اس کے مصائب بھی ختم ہو گئے۔ . . . . انسان کو ہزاروں مقامات طے کرنے پڑتے ہیں۔ بعض بعض امور میں اس کی شامتی اس کو قادر کر دیتی ہے۔ نفس کے ساتھ اس کی مصالحت ہو گئی اب وہ ایک بہشت میں ہے۔ لیکن وہ پہلا سا ثواب نہیں رہے گا۔ وہ ایک تجارت کر چکا ہے۔ جس کا وہ نفع اٹھا رہا ہے۔ لیکن پہلا رنگ نہ رہے گا۔ انسان میں ایک فعل تکلف سے کرتے کرتے طبعیت کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جو طبعی طور سے لذت پاتا ہے۔ وہ اس قابل نہیں رہتا۔ کہ اس کام سے ہٹایا جاوے۔ وہ طبعاً یہاں سے ہٹ نہیں سکتا۔ سو اتقا اور تقوے کی حد تک پورا انکشاف نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ایک قسم کا دعوے ہے۔

اس کے بعد متقی کی شان میں مما رزقنٰھم ینفقون آیا ہے۔ یہاں متقی کے لئے مما کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ اس وقت وہ ایک اعمیٰ کی حالت میں ہے۔ اس لئے جو کچھ خدا نے اس کو دیا۔ اس میں سے کچھ خدا کے نام کا دیا۔ حق یہ ہے۔ کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا۔ کہ اس کا کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ خدا تعالےٰ کا ہی ہے یہ ایک حجاب تھا جو اتقا میں لازمی ہے۔ اس حالت اتقا کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایام وفات میں دریافت فرمایا کہ گھر میں کچھ ہے معلوم ہوا کہ ایک دینار تھا۔ فرمایا کہ یہ سیرت یگانگت سے بعید ہے۔ کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جاوے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اتقا کے درجہ سے گزر کر صلاحیت کے درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اس لئے مما ان کی شان میں نہ آیا۔" (ملفوظات)

جماعت اسلامی کا ادبی محاذ ۔ "اسلامی ادب"

از مکرم محمد احمد صاحب حامی ایم۔ ایس۔ سی۔ واقف زندگی

انسان نے اظہار خیال کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں۔ ان میں شعر و ادب، نقاشی، مصوری، وغیرہ فنون لطیفہ بھی شامل ہیں۔ اسلام نے جب انسانی زندگی کے لئے مکمل لائحہ عمل پیش کیا۔ تو مشرکانہ اور اخلاقی اقدار سے متجاوز افعال پر گرفت کرنے کے بعد خیر الامور کی عمومی قدغن لگا دی اس اصل کے تحت شعر و ادب میں بھی (جو نزول تعلیم کے وقت ارض القرآن میں فنون لطیفہ میں نمائندہ حیثیت رکھتے تھے) اتباع غاوون سے منع کر دیا گیا۔ اور نئے ضابطہ پر ایمان لانے والوں کو الم تر انھم فی کل واد یھیمون و انھم یقولون ما لا یفعلون سے متنبہ کر کے مبالغہ اور جھوٹ کی وادیوں میں بھٹکنے والوں اور اپنے اقوال پر عمل سے گریزاں رہنے والوں کی پیروی سے روک دیا گیا۔ اور یہی وہ سیدھا راستہ تھا جس پر چلنے والوں کو افراط و تفریط کی طرف پھسلنے سے محفوظ کر دیا گیا۔ اس تعلیم کے مطابق عہد رسالت اور خلافت راشدہ میں شعرائے اسلام کی خدمت کی۔ اور مناسب اوقات میں اسلام کی تعلیم کو اشعار میں سمو کر پیش بھی کرتے رہے۔

اس زمانہ میں اسلام کے احیاء کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو حضور نے بھی شعر اور تحریر کو اظہار خیال کا ذریعہ بنایا۔ مگر خدا تعالےٰ کی راہ نمائی میں شعر و ادب کی باریکیوں اور زبان پرستی کی موشگافیوں میں الجھنے کی بجائے سہ

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

فرما کر حرف مطلب ادا کیا اور آگے بڑھ گئے

مگر جن لوگوں نے اسلام کو اپنی ذاتی اغراض اور سیاسی مقاصد کے لئے بطور زینہ استعمال کرنا چاہا۔ وہ کسی طور سے ہزار سالہ فیج اعوج اور دجالی فتنوں کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے بلکہ "اشتراکی ادب" فاشی ادب اور بین الاقوامی ادب کی تقلید میں اسلامی ادب ایجاد بھی کی۔ اسلامی ادب کے ان اجارہ داروں میں سب سے پیش پیش جماعت اسلامی ہے۔ اور آج کے اس مطالعہ میں ہم اس جماعت کے ادبی رجحانات اور ادبی کاوشوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

جہاں تک اسلام کی صداقت پسند تعلیم کا تعلق ہے۔ ہم سے خواہش کی جاتی ہے کہ اپنے افکار و اعمال میں ضابطۂ اخلاق حقوق العباد اور عزت نفس کا پاس رکھیں۔ خود ادب اسلامی کے موجدوں کو تسلیم ہے کہ

"ادب کے معنے تحسین۔ تعمیر بناؤ۔ حسن شائستگی خوبی کے ہیں"
(کوثر ۹ مئی ۱۹۵۱ء)

لیکن جب ہم ان کا عمل دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ تعمیر اور بناؤ کی جگہ تخریبی عزائم تحسین کی بجائے پھبتی اور ضلع جگت شائستگی اور خوبی کے عوض اسلامی متانت عنقا اور عامیانہ طرز نگارش نمایاں ملیں گے۔ اور ادب کی جملہ اصناف میں ان کے اختیار کردہ اسالیب سراسر اشتمالی آوازوں کی بازگشت معلوم ہوتے ہیں۔ "تعمیر اور بناؤ" کے متعلق جناب مودودی کا دعوت اسلام کے بیج کے لئے تلوار کی نوک سے قلبہ رانی کا عقیدہ ذہن میں رکھئے اور ملاحظہ فرمایئے اسلامی ادیب کا فاشی رجز۔

خدائے ذوالمنن کے ضابطہ سے جنکو عار ہو
تم ایسے باغیوں لونڈوں سے اب اتار دو
اے میرے ساتھیو اٹھو نتیجہ اسکے ہاتھ ہے
رہ خدا میں نقد جاں لگا تو ایک بار دو
(کوثر نیازی۔ سہ روزہ کوثر ۹ جنوری ۱۹۵۲ء)

اب اگر خدائے ذوالمنن کے ضابطہ کی جگہ "اشتراکیت کے ضابطہ" اور "رہ خدا" کی جگہ رہ وفا رکھ کر طریق کار پر غور فرمایئے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس "اسلامی تعلیم" کی جڑیں کس سوتے سے سیراب ہو رہی ہیں۔

اسلامی طنز (لیجئے بزعم خود تحسین، تعمیر اور شائستگی کا ایک نمونہ دیکھئے۔

"صاحب اقتدار حضرات کے ہاتھوں میں آئندہ پاکستان کا نقشہ۔

برادر جان۔ ملک خوشحال ہے۔ لوگ ترقی یافتہ ہیں۔ برتھ کنٹرول کے فن سے ہر شہری اچھی طرح واقف ہے۔ اولاد کی معیت سے اکثریت محفوظ ہے۔ آخر اولاد کی معیت کون سہے؟ کہاں شام کو تھکے ہوئے گھر آؤ تو بچے ٹانگوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ بیبی کی مطالبہ شروع کر دیتے ہیں۔ خود حضرت میٹرک پاس ہیں آمدنی اتنی ہے۔ نہیں کہ ہر روز مٹھائی یا پھل لا سکیں عافیت تمام ہو جاتی ہے۔ بیوی ہے تو وہ پرنسپل محلے والے الگ تال ال صحت و صفائی میں علیحدہ فرق پڑتا ہے۔ اس لئے

شہری اس مصیبت سے ہی بچتے ہیں۔ اور جب بیویاں مجبور کردیتی ہیں۔ تو رجوع کرتے ہیں۔ . . . .

(اس جگہ بعض ایسے فحش فقرات درج ہیں جنہیں ہم الفضل میں شائع کرنا مناسب نہیں سمجھتے) بتائید ایزدی یہ ترقی پاکستان ہی کا حصہ ہے اور اس کی تقلید مغربی ممالک میں بھی ہونے لگی ہے۔" (فضل من اللہ زیر عنوان بتائید ایزدی مشیر اگست ۱۹۵۱ء)

اس شہ پارہ سے ادب کے طالب علم کے لئے نہ صرف اسلامی "طنز و مزاح" کی حدود متعین ہوتی ہیں بلکہ فحاشی میں اجتہاد کا فن بھی زوروں پر ہے۔ کیوں نہ ہو کسی بھی پھسپھسے لچر تحریر پر اسلامی ادب کا لیبل لگا کر اسلام پسند مسلمانوں کی نئی پود کی آبیاری کی جاسکتی ہے۔

اب اسی ادبی تحریک کے ایک سرخیل جس کی پیشانی پر "تحریک اقامت دین کا نقیب و داعی" کا بورڈ آویزاں ہے۔ کا طرز نگارش دیکھئے۔ اور غور فرمایئے۔ کہ اس سے بہتر ضلع جگت کی کوئی مثال ہوسکتی ہے۔

"ہاتھ کی صفائی

بچہ جمورے میرے ہاتھ میں کیا ہے؟

ایک روپیہ۔

اور اس میں؟

دو روپے۔

ہاتھ کی صفائی دیکھو گے؟

دیکھوں گا۔

اچھا دیکھو میں مٹھیاں بند کرتا ہوں اور... ایک دو تین۔ (پہلے ایک مٹھی کھولتا ہے روپیہ غائب ہے۔ پھر دوسری کھولتا ہے اس میں دو کی بجائے تین روپے نکلتے ہیں)

بچہ جمورے دیکھا؟

واہ وا استاد!"

(کوثر ۵ر اپریل ۱۹۵۱ء)

ماہ نامہ معیار میرٹھ (جماعت اسلامی ہند کے ترجمان) کی ایک اشاعت میں آفاق احمد (مسلمہ) کے قلم سے ایک ادب پارہ درج ہے۔ پڑھیئے اور سر دھنیئے

"چیتھا ڈھنڈورے والا
ڈھب۔ ڈھب۔ ڈھبا ڈھبا ڈھب
وہ دیکھو میری نجمہ
چیتھا ڈھنڈورے والا
سڑکیں نئی بنیں گی
ریلیں نئی کھلیں گی
اس سے سمجھے مگر کیا
سب دھن ہے مانگ تیری
سچی طلب ہے میری

ڈھب۔ ڈھب۔ ڈھبا ڈھبا ڈھب
وہ دیکھو میری نجمہ
چیتھا ڈھنڈورے والا
مٹی کے تیل پر بھی
اب کنٹرول ہوگا
اس سے سمجھے مگر کیا
شمس و قمر مٹا دو
تاروں کو بھی بجھا دو
مجھ کو ہے تیرے رخ کی
بس لالٹین کافی"

(ماہ نامہ معیار جولائی ۱۹۵۱ء)

غالب مرحوم نے کسی ایسے ہی موقعہ پر غالباً فرمایا تھا۔ کہ

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیئے
اور۔ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے

اب رہی فحاشی۔ تو فحش ادب کی اشاعت بھی اتنا ہی جرم ہے۔ جتنا کہ فحش ادب کی تخلیق تاثیر تو بہرحال ایک ہی ہے۔ اور شرفاء کے گھرانوں میں خواتین اور اسکولی بچوں پر ان تحریروں کے اثرات تو ایک سے ہی مرتب ہوں گے۔ چاہے ان کا منبع کوئی ہو۔

ماہ نامہ "چراغ راہ" (پیشانی پر "اسلامی ادب کا علمبردار" کا محراب نمایاں ہے) میں فحش لٹریچر کے بارہ میں ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر کے قلم سے "غور تو فرمایئے۔ کہ ہمارے بچوں کو نظام تعلیم ایک خاص طرح کا ذوق دے کر باہر نکالتا ہے۔...... ہمارا نظامِ معاشرت ذوقِ زنا کے لئے فضا کو سازگار بناتا ہے۔ سینما۔ زنانہ پریڈیں اور بے پردگی کی تحریکیں۔ جنسی رجحانات کو غیر فطری حد تک مشتعل کرتی ہیں۔ ریڈیو کے گانے...... عورتوں کی تصاویر سے آراستہ اشتہارات...... پھر ہمارا ادب رہی سہی کسر پوری کرتا ہے۔ اس مجموعی فتنہ کی ہمہ گیریوں کی پاسبانی ہمارا حکمران طبقہ کرتا ہے۔...... آپ کا یہ مطالبہ بہت ہی عجیب ہے۔ کہ اس مجموعی صورت حالات کی پاسبان قیادت اس کے غیر فطری تقاضا کو سیدھا

شیخ بھی خوب ہیں بیمار رہے جس کے سبب
اسی عطار . . . .

(نعیم صدیقی ماہنامہ چراغ راہ جنوری ۱۹۵۲ء)

دیکھا آپ نے؟ - فحش لٹریچر کے خلاف وعظ کا مصرعہ الاپ کر اور حکمران طبقہ کو اس کا ذمہ دار ٹھیرا کر گشتنی اور گردن زدنی قرار دے کر کس طرح محولہ بالا فحش شعر کی گرہ لگائی گئی ہے۔ (اور وہ بھی غلط) ایڈیٹر صاحب جنونِ "اسلام زدگی" میں غالباً یہ بھول گئے۔ کہ ایسے شعر شریف گھروں میں داخل نہیں ہونے چاہئیں۔ مگر ان کی تحریر کی روانی ان کے "زمانۂ جاہلیت" کے لاشعوری فحش رجحانات کو بے نقاب کر گئی۔ اس پر بس نہیں۔ ماہ نامہ معیار میرٹھ کی ۵۱ء کی ایک اشاعت میں۔ ایک بے دین ادیب کی فحش نظم پوری درج کی گئی ہے۔ (اور اس طرح معیار کے تمام قارئین۔ خواتین و حضرات تک پہنچائی گئی ہے) جس کے نقل کرنے کا ہم میں یارا نہیں ہے۔

جماعت اسلامی کے اہل قلم حضرات فنونِ لطیفہ کی اس ایک صنف (شعر و ادب) پر ہی کرم فرمائی نہیں کررہے ہیں۔ بلکہ مسلمہ قواعد سے الگ اپنے مدرسۂ فکر کی تعمیر کررہے ہیں۔ افسانوں اور ڈراموں میں انہوں نے ایک نیا کردار۔ ایک باریش و مروت مرد مسلمان وضع کرلیا ہے۔ جو پلاٹ کو "ترقی پسندی" کے خمیرے گوندھ کر کلائمکس پر پہنچاتا ہے۔ اور "سرخ سویرا آرہا ہے" کی جگہ "کالے بادلوں کی اوٹ سے چاند مسکرادیا۔" کا "نعرۂ حق" لگاکر اپنی فتح کا اعلان کردیتا ہے۔ اور یوں کہانی مکمل ہوجاتی ہے۔ فنونِ لطیفہ کو مشرف بہ اسلام کرنے کے لئے اسلام پسند ادیبوں کی ایک کوشش کی رپورٹ درج ذیل ہے:

"کارواں ایک اور منزل میں
(........ ہمارے پروگرام کا آخری حصہ ٹھمری پر ختم ہوگا۔ جس کو کپتان حیدر علی صاحب پیش کریں گے۔' عبدالعزیز نے کہا۔ اور پھر اس کپتان نے ٹھمری پیش کی.......

اس طرح ادارہ ادب اسلامی کے چند فنکاروں نے مل کر ادب کی ساری ہی اصناف (غزل نظم، افسانہ، خاکہ، طنزیہ، گیت، ٹھمری۔ دادرا اور خیال وغیرہ - ناقل) کو پیش کیا۔"

(ہفت روزہ حیاتِ نو حیدرآباد۔ ہفتہ سوم و چہارم جولائی ۱۹۵۱ء)

جماعت اسلامی کے ادبی محاذ کی ایک جھلک پیش کرنے کے بعد ہم ایک بار پھر ادب کی "اسلامی تعریف" درج کرتے ہیں۔

"ادب کے معنی تحسین۔ تعمیر۔ بناؤ۔ حسن شائستگی اور خوبی کے ہیں۔"

(کوثر ۹ر مئی ۱۹۵۱ء)

(وانهم يقولون ما لا يفعلون۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ اور دعا

جماعت احمدیہ شاہ پور صدر کی طرف سے آج مورخہ ۱/۴/۵۲ کو حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتیابی کے لئے صدقہ کے طور پر ایک بکرا ذبح کرکے اس کا گوشت غرباء و مساکین میں تقسیم کیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت عاجلہ کے لئے دعا کی گئی۔ عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ پور صدر۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں راجہ کالے خاں صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بلانی چند ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۸/۴/۵۲ کو اس دنیا سے کوچ فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحوم بڑے نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔

خاکسار راجہ بشیر احمد بلانی براستہ سرائے عالمگیر۔ ضلع گجرات۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی دفعہ ۸۱۸ الف کی طرف خاص طور پر مبذول کرائی جاتی ہے۔ جس میں تحریر ہے۔ کہ کسی جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہوسکتا۔ خواہ وہ امیر ہو یا پریذیڈنٹ سیکرٹری ہو یا اور کوئی عہدہ دار جب تک کہ وہ بلحاظ اپنی عمر کے خدام یا مجلس انصار اللہ کا ممبر نہ ہو۔ لیکن دیکھا گیا ہے۔ کہ ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن میں ابھی تک مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہوئیں۔ چہ جائیکہ ان جماعتوں کے عہدہ دار مجلس خدام یا انصار کے ممبر ہوں۔

اب چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مرکزیہ خدام کی صدارت کے علاوہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی صدارت بھی قبول فرمائی ہوئی ہے۔ تا تنظیم انصار بھی مستحکم طور پر مضبوط ہو۔ اس لئے ہر وہ جماعت جہاں پر ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہیں۔ وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ سب سے پہلی فرصت میں ایسے احمدی احباب کو جمع کرکے جن کی عمر چالیس سال یا اس سے زیادہ ہو۔ اور انصار کی عمر میں داخل ہیں۔ ان کی مجلس قائم کریں۔ اور انہی میں سے عہدہ داران انصار منتخب کئے جائیں۔ اگر تنظیم انصار کے متعلق آگاہی حاصل کرنے کے لئے قواعد و ہدایات کی ضرورت ہو تو بہت جلد دفتر مرکزیہ انصار اللہ سے لکھ کر منگوائیں۔

ہر ایسی جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم ہوسکتی ہے۔ جہاں پر کم از کم تین رکن انصار اللہ کے ہوں۔ جہاں پر تین سے کم ہوں۔ وہ اپنے نام براہِ راست دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں درج کرائیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جگہ قیام مجالس انصار اللہ کی طرف جلد توجہ فرمائیں گے۔

(نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ)

اسلام کا نظام مالیت

از مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب منیر ربوہ

(۲)

۴۔ زکوٰۃ:۔ چوتھی مد جس سے بیت المال اسلامی مضبوط ہوتا ہے۔ وہ زکوٰۃ کی مد ہے یہ ایک مقررہ رقم ہے جو کہ ایک سال گذرنے کے بعد مسلم رعایا سے بشرطیکہ ان کے پاس مال نصاب موجود ہو۔ لی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کی فرضیت متعدد نصوص قرآنیہ و احادیث صحیحہ قطعیہ سے ثابت ہے۔ اس لئے اس کے ثبوت میں کسی آیت یا حدیث کا پیش کرنا اس کی عالمگیر شہرت سے انکار کرنا ہے

زکوٰۃ کی پانچ قسمیں ہیں۔ اگرچہ آخری قسم عشر میں آچکی ہے۔ مگر پھر بھی بیان کرنا مناسب ہے۔

(۱) سونا چاندی۔ سونا بیس مثقال۔ چاندی دو سو درہم ہو۔ اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ۱/۴۰ حصہ دینا پڑتا ہے

(۲) مویشی ان میں اونٹ۔ گائے بیل۔ بھیڑ بکری داخل ہیں۔ ان کے لئے جہاں ایک خاص تعداد تک ہونا شرط ہے۔ وہاں سال کا اکثر حصہ چراگاہ میں جاکر چرنا اور سارا سال موجود رہنا بھی شرط ہے۔ نیز اگر گھوڑے گدھے اور خچر تجارت کے لئے نہ ہوں۔ تو ان پر زکوٰۃ نہیں (عند البعض)

(۳) سامان تجارت اگر سونے یا چاندی کے نصاب کی مالیت تک پہنچ جائے تو ایک سال گذرنے پر اس میں سے ۱/۴۰ حصہ بیت المال کو دینا پڑتا ہے۔

(۴) رکاز اور کنز یعنی سونے یا چاندی کا مدفون خزانہ یا کان کی دریافت پر اگر تو دار الحرب میں ہو تو ۱/۵ حصہ ریاست کا اور اگر ارض صلح میں ہو تو ۱/۴ حصہ ریاست کا ہوگا۔ باقی پانے والے کو ملے گا۔ (تفصیل کے لئے بخاری دیکھیں)

(۵) غلہ اور پھل۔ اگر زمینیں بارش اور قدرتی نالیوں کے ذریعہ سیراب ہوتی ہوں۔ تو ان کی پیداوار کا ۱/۱۰ یعنی عشر لیا جاتا۔ دیگر نصف ۱/۲۰ حصہ اس وقت لیا جاتا ہے جب کہ انہیں خود سینچنا پڑتا ہو۔ اور نشوونما میں کدو کاوش سے دوچار ہونا پڑتا ہو۔

۵۔ فے:۔ محارب قوموں سے جو مال بغیر جنگ و قتال کے مسلمانوں کے ہاتھ لگے اسے فے کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے مال کے متعلق فرماتے ہیں۔ ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل کی لایکون دولۃ بین الاغنیاء منکم وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔

(حشر ع ۱)

یعنی ایسا مال اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول اور قرابت والوں کے لئے ہے۔ یتامیٰ اور مساکین کا۔ مسافروں کا بھی اس میں حصہ ہے۔ الخ

آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ میں ایسے مال کے پانچ حصے کئے جاتے۔ ایک حصہ تو آپ کا اپنا ہوتا۔ اور باقی چار حصے آپ کے قرابت داروں یتیموں اور مسکینوں اور بے زاد راہ مسافروں کو دے دیئے جاتے تھے۔ یہ حصہ حضرت عمر کے ابتدائی دور میں فوج میں سامان جنگ خریدنے کے لئے تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں جب سامان جنگ کی فراہمی کا بار بیت المال پر پڑا تو یہ مال بھی بیت المال میں داخل کر دیا جاتا تھا۔

۶۔ مال غنائم:۔ اس مال دولت کو کہا جاتا ہے۔ جو کہ میدان جنگ میں غیر مسلم فوج کی شکست کی صورت میں مسلمان سپاہ کے ہاتھ آتا ہے۔

وہ زمین اور سامان رہائش جو غیر مسلموں کے شہروں سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کو بھی مال غنیمت میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ سارا مال ایک جگہ جمع کیا جاتا تھا۔ کل سامان کا ۱/۵ بیت المال میں اور باقی مسلم سپاہ میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ صورت نہیں رہی کیونکہ آجکل لڑنے والی فوج حکومت کی تنخواہ دار فوج ہوتی ہے اس لئے اس فوج سے جیتا ہوا سارا مال بیت المال میں ہی جاوے گا۔ ہاں امیر وقت اپنی خوشی سے بطور انعام سپاہ میں مال غنیمت کا کچھ حصہ تقسیم کر سکتا ہے۔

بہرحال اسلام کے ابتدائی عہد میں اس مال کا ۴/۵ حصہ سپاہیوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ وہ زمینیں جن کے مالک قتل۔ قید یا جلاوطنی کی وجہ سے انہیں خیرباد کہہ گئے ہوں مجاہدین میں تقسیم کر دی جاتیں یا ان کی اجازت سے انہیں مفاد عامہ کے لئے وقف کر دیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت عمر نے عراق کی زمین کو مفاد عامہ کے لئے وقف کر دیا۔

مال غنائم کے متعلق قرآنی حکم یہ ہے۔

واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل ان کنتم امنتم باللہ وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعن واللہ علی کل شیء قدیر۔

(انفال ع ۵)

یعنی اے مسلمانوں تم یہ ذہن نشین کر لو۔ کہ جو کچھ تم کو مال غنیمت سے ملے تو اس میں اللہ اور اسکے رسول اور صاحب قرابت و یتیموں و مسکینوں اور مسافروں کے لئے ۱/۵ ہے۔

۷۔ صدقات:۔ بیت المال کی وہ آمدن جو کہ رعایا خود بخود یا حکومت کی تحریک پر رضا کارانہ طور پر حکومت کے حوالے کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین

(بقرہ ع ۲۴)

فرماتا ہے۔ کہ تم مقررہ ٹیکس زکوٰۃ۔ عشر عشور بھی دو۔ مگر ان کے علاوہ ہم تم سے طوعی ٹیکس بھی مانگتے ہیں۔ اور تمہارا فرض ہے۔ کہ ان دونوں میں حصہ لو اور اپنے آپ کو مال اپنے پاس جمع رکھکر ہلاکت میں نہ ڈالو۔ بلکہ بطور احسان مال خرچ کرو۔ خدا تعالےٰ طوعی طور پر قربانی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

الغرض اس آیت سے طوعی ٹیکسوں جن کو صدقات کہا جاتا ہے بھی وصول کئے جا سکتے ہیں آنحضرت صلعم کے عہد مبارک میں اس قسم کے طوعی ٹیکسوں کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کا بڑھ چڑھ کر حصہ لینا بھی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

۸۔ عشور:۔ وہ مال جو کہ سرحدی تجارت کی درآمد و برآمد سے حکومت کو حاصل ہوتے ہیں۔ کسٹم اسی کو کہتے ہیں۔

۹۔ وقف:۔ یعنی وہ آمدن جو رعایا کی طرف سے جائداد یا کسی نقدی کے وقف کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ قرآن پاک کی آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (سپارہ چہارم) کے نزول کے بعد صحابہ کا دیوانہ وار مالوں کو راہ خدا میں وقف کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ (توبہ ع ۱۴)

کہ خدا تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جان و مال لے لئے ہیں۔ اور اس کے عوض ان کو ایک بے مثال مقام جنت عطا فرمایا ہے۔ اس آیت سے بھی وقف اموال کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔

۱۰۔ لاوارث اموال:۔ ایسے اموال جن کے مالک کا پتہ باوجود تلاش کے نہ چلے۔ وہ بھی بیت المال میں جاویں گے۔ جب بیت المال ایسے بچوں کی غور و پرداخت کا ذمہ لیتا ہے۔ جن کے وارثوں کا پتہ نہ چلے۔ تو پھر وہ ایسے اموال کو کیوں نہ سنبھالے۔ جن کے مالک کا کوئی پتہ نہ چلتا ہو۔

۱۱۔ حکومتی ٹیکس:۔ یہ صورت ابتدائے اسلام میں نہ تھی۔ بعد کے علماء نے اسے تجویز کیا ہے۔ تا حکومت کی ضروریات پوری ہو جاویں۔ کیونکہ حکومت جوں جوں تمدن کی طرف قدم بڑھائیگی۔ اور رعایا کی ضروریات زندگی وسعت اختیار کریں گی جس سے لازماً حکومت کو بھی پالا پڑے گا اور اسے اپنے اخراجات میں زیادتی کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اسی نسبت سے حکومت کو مزید ٹیکس لینے کا حق بھی ملتا جاوے گا۔

یہ وہ ذرائع ہیں۔ جن سے اسلامی حکومت کا بیت المال روپیہ حاصل کرتا ہے۔ اور یہ آزمائی ہوئی بات ہے۔ کہ جیسا خزانہ مضبوط ہوگا۔ ویسی حکومت مضبوط ہوگی۔ اور خزانہ کی وسعت کے ساتھ ساتھ حکومت کے خرچوں میں بھی وسعت آتی جائے گی۔

اس کے بعد ان لائنوں کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ جن لائنوں اور ضرورتوں کے باعث اسلامی حکومت کو خرچ کرنا پڑتا ہے۔ بیت المال کے مصارف کا مختصر الفاظ میں تذکرہ یوں کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہر اس مصلحت و غرض جس سے ریاست اور عوام الناس کی بہتری ہوتی ہو۔ بیت المال میں سے رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔ قرآن پاک و احادیث نے مجمل طور پر جن مصارف کا ذکر کیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔ (باقی)

ولادت

مورخہ ۲۰ مارچ کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک اور اسلام کا خادم بنائے۔

علی اصغر ربڑ داور سیر
باڈہ لاڑکانہ سندھ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تحریک جدید میں ہر احمدی حصہ لے

"جب میں نے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو تمہاری کمزوری کا وقت تھا۔ اگر اس وقت میں یہ کہہ دیتا کہ یہ تحریک قیامت تک کیلئے ہے تو شاید تم میں سے اکثر ہمت سے کام نہ لیتے اور اس میں حصہ لینے سے محروم رہ جاتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری زبان سے پہلے تین اور دس اور پھر انیس ۱۹ کا لفظ نکلوا دیا"

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ جب یہ لوگ انیس ۱۹ سال تک پہنچ جائیں گے تو وہ اس طرح اس میں پھنس جائیں گے کہ ان کا نکلنا مشکل ہوگا" (اے انیس سال تک حصہ لینے والو! اگر کچھ بقایا انیس سال کے پورا کرنے میں رہ گیا ہے تو اسے ادا کر کے اپنا نام انیس ۱۹ سالہ جہاد کبیر کی فہرست میں لکھوا دیں تا آپ کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے۔ - وکیل المال)

"اس وقت تک سارے اہم ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور ان میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے۔ اب اگر تحریک جدید کی کمزوری کی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑا تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اس ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا۔ تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو کہ اب سوائے بے شرمی اور بے حیائی کے اور کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے ہٹا سکے۔ تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ داری تم پر عاید ہوتی ہے اس کو جانے دو۔ تم اپنی ناک کی حفاظت کرو۔ اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے تو تمہاری ناک کٹ جائے گی"

پس تحریک جدید ہر احمدی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کے لئے حصہ لے گو وعدوں کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مگر ایسے احباب جن کو تحریک جدید کے مطالبہ کا علم نہ ہو یا کوئی سفر پر رہے ہوں یا سخت بیمار ہوں اور جب اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی ہو۔ یا تحریک جدید کی ضرورت کا احساس ہی نہ پیدا ہو اور وقت بے پرواہی اور غفلت میں گذار دیا ہو وہ تو اب بھی اپنا وعدہ حضور کے پیش کر سکتے ہیں۔ یا اس دفتر میں ارسال کر دیں ان کو روک نہیں۔ خواہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے۔

علاوہ ازیں وہ جو دفتر اول کے احباب ہیں ان کا انیس ۱۹ سالہ حساب پورا نہیں وہ جلد سے جلد پورا کریں۔ کیونکہ ان کے روپیہ سے تبلیغ اسلام کو مدد ملے گی۔ اور ان کا نام یادگار زمانہ میں ہوگا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال توجہ دیں

سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں بذریعہ اعلان یہ درخواست کی جا چکی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے موصی احباب کی فہرست مرتب کر کے جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے بقایا کی وصولی کی کوشش کی جائے۔ لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک صرف چھ سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ حصہ آمد کا دو لاکھ سے زائد کا بقایا قابل وصول ہے۔ براہ مہربانی سیکرٹری صاحبان مال اپنے حلقہ کے موصی احباب کی فہرستیں جلد ارسال فرمائیں۔ نام کے ساتھ نمبر وصیت ضرور لکھیں۔ اگر نمبر وصیت معلوم نہ ہو تو ولدیت اور سابقہ سکونت ضرور لکھیں تاکہ نمبر وصیت تلاش کیا جا سکے۔

ایک دفعہ پھر تاکید کی جاتی ہے کہ فہرستیں جلد بھیج دیں۔ اور بقایا کی وصولی کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے رمضان

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:- ماہ رمضان المبارک قریب آ رہا ہے احباب اپنی مطلوبہ دعاؤں کی فہرستیں بنا کر مجھے بھیج دیں۔ میری طبیعت بھی علیل ہے۔ میرے واسطے بھی دعا کرتے رہیں۔ مفتی محمد صادق ربوہ ضلع جھنگ

ولادت

میرے بھائی محمد عبد السلام صاحب حیدرآبادی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ محمود احمد سعید واقف زندگی حال ربوہ

درخواست دعا

میں امسال ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہوں۔ نیز ہمشیرگان نے مڈل کا امتحان دیا ہے احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ شیخ منصور الرحمن بھٹی مرے کالج سیالکوٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

احباب جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغام رقم فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۵ء میں تحریر فرماتے ہیں:

(۱) "دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گزشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حفاظت خاص یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے۔ کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو .... میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا اس کو پورا کریں" (۲) "دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ کی میں نے تجویز کی تھی اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں۔ خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کیلئے خلیفہ وقت سے جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریگی۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہیگا اور بغیر ایک پیسہ چندہ کئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ۲۷ لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے اور ان کو اس امانت کے ذریعہ دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں تفصیلاً آئیگا۔ مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں وہ ظاہر ہے۔ اگر ابھی دوست میری بات کو مانیں گے تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوتا ہوگا جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام امانت خاص رکھیں"

جماعتی عہدوں اور احباب کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں کیا کوشش فرمائی ہے۔ اور اس سلسلہ [illegible]

ایران اور عراق و ترکی کا معاہدہ

جنرل زاہدی کے ایران کی وزارتِ عظمیٰ سے مستعفی ہونے کے بعد سیاسی حلقوں میں بڑی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہ ایران بہت جلد عراق و ترکی کے دفاعی معاہدہ میں شرکت کا اعلان کر دے گا۔ ایران کے نئے وزیر اعظم حسین اعلیٰ نے یورپ جاتے ہوئے دمشق میں ایک ملاقات میں ان قیاس آرائیوں کی بالواسطہ توثیق کی تھی۔ لیکن تہران میں باخبر سفارتی حلقوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ایرانی حکومت میں اس تبدیلی سے ایران کی خارجہ پالیسی میں غیر معمولی تبدیلی کی توقع نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ امکان بھی ہے۔ کہ شاہ ایران ذاتی مداخلت سے اس قسم کا اقدام کر سکتے ہیں۔

موجودہ وزیر خارجہ اور قائم مقام وزیر اعظم عبد اللہ انتظام جنرل زاہدی کی وزارت میں بھی اسی منصب پر فائز تھے۔ ان کے متعلق یہ بات مشہور ہے۔ کہ وہ ترکی و عراق کے معاہدہ میں شمولیت کے حامی ہیں۔ لیکن وہ اس سلسلہ میں جلد بازی نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے طہران میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ اگر شاہ ایران فوری طور پر ترکی و عراق کے معاہدہ میں شمولیت کے خواہشمند ہوتے۔ تو وہ عبد اللہ انتظام کی جگہ کسی دوسرے شخص کو وزارتِ خارجہ کے منصب پر مامور کرتے۔ جو فوری طور پر ترکی و عراق کے معاہدہ میں شمولیت کا حامی ہوتا۔

ایران اور روس میں جو مسائل متنازعہ فیہ چلے آ رہے ہیں۔ ان کی مصالحت کے متعلق روسی تجاویز کا مسودہ وزیر خارجہ عبد اللہ انتظام کو موصول ہو چکا ہے۔ ان تجاویز کے تحت ایران کو روس سے کروڑوں روپے کی مالیت کا وہ سونا واپس مل سکے گا۔ جو دوسری جنگِ عظیم میں روس نے اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ پھر بحیرۂ کیسپین میں بھی ایران کو پہلے سے زیادہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ لیکن ان معاملات میں روس کافی عرصہ سے تاخیر و تعویق کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اور بعض ایرانی حلقوں کا یہ خیال ہے۔ کہ عبد اللہ انتظام روس سے نہ سونا حاصل کر سکیں گے۔ اور نہ بحیرہ کیسپین میں مراعات۔ بلکہ روس ان امور کو ایران کو ترکی و عراق کے معاہدہ میں شریک ہونے سے باز رکھنے کے لئے بطور مہرہ استعمال کریگا۔ ان حلقوں کا یہ خیال ہے۔ کہ ایران کو کسی تاخیر کے بغیر ترکی و عراق کے معاہدہ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

عام خیال یہ ہے کہ شاہ ایران ہی اس سلسلہ میں کوئی حتمی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ وہ عراق کو اپنی طرف سے اس معاہدہ میں شرکت کا یقین دلا چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں سفارتی حلقوں نے شاہ ایران کے موقف کا حسب ذیل تجزیہ کیا ہے۔

(۱) عبد اللہ انتظام کو وزارت خارجہ پر بحال رکھا گیا ہے۔ (۲) حسین اعلیٰ جنرل زاہدی کی نسبت زیادہ محتاط ہیں۔ کیونکہ وہ سپاہی نہیں۔ بلکہ سیاسی مدبر ہیں۔ (۳) حسین اعلیٰ اس وقت خارجہ پالیسی کی جگہ داخلی مسائل پر زیادہ توجہ صرف کریں گے۔

اس تجزیہ سے سفارتی حلقے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ شاہ ایران اس بات کو پسند نہیں کریں گے۔ کہ ایران و روس کے تعلقات کشیدہ ہوں۔ البتہ امریکی حلقوں کی طرف سے شاہ ایران پر فوری اقدام کے لئے زور دیا گیا ہے۔ ایران کو کمیونسٹ جارحیت سے جس قدر شدید خطرہ لاحق ہے۔ وہ مشرق وسطیٰ کے کسی دوسرے ملک کو نہیں۔ اس لئے ایران کے لئے یہ فیصلہ بڑا ہی نازک اور پیچیدہ ہے۔ ایران کی خارجہ پالیسی اجتماعی حیثیت سے ترکی و عراق کے معاہدہ میں شمولیت کی خواہش کی آئینہ دار ہے۔ بلکہ ایک طرح وہ اس میں شامل بھی ہو چکا ہے۔ اور اس بات کے پورے امکانات ہیں۔ کہ شاہ ایران رسمی شمولیت کا اعلان کر کے اس مسئلہ کا حتمی فیصلہ کر دیں گے۔ اس معاہدہ میں برطانیہ کی شمولیت سے ایران کو کسی حد تک پریشانی ہوئی ہے۔ لیکن ایران کو اپنے دفاع کے لئے جن امور کی ضرورت ہے۔ وہ برطانوی شمولیت کے بعد بہتر طور پر پورے ہو سکیں گے۔ (نوائے وقت مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۵۵ء)

غلے کا نرخ گر جانے کی امید

ملتان ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع ملتان کی منڈیوں میں نیا گندم آنے لگا ہے۔ نئے گندم کا نرخ ساڑھے سات اور آٹھ روپے فی من کے درمیان ہے۔ امید ہے کہ نیا گندم آ جانے کے بعد مستقبل قریب میں مختلف اجناس خوردنی کے نرخ گر جائیں گے۔

ایٹمی طاقت سے چلنے والا طیارہ

نیویارک ۱۶ اپریل۔ امریکی فضائیہ فوجی استعمال کے لئے ایٹمی قوت والے طیارے حاصل کرنے کی زبردست کوشش میں ہے۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۶۰ء میں ... ۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار والے ایٹمی طیارے تیار ہو جائیں گے۔ مگر ان کی رفتار انسانی برداشت کی حد تک ہی محدود رکھنا پڑے گی۔ فضائیہ کی طرف سے چھ بڑی کمپنیوں کو یہ مسئلہ حل کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ کوئیس رائٹ کارپوریشن ایک ایٹمی انجن تیار کرے گی۔ جسے لاک ہیڈ کمپنی کے تیار کردہ فضائی ڈھانچے میں نصب کیا جائے گا۔ امریکی بحریہ ایک ایٹمی آبدوز حاصل بھی کر چکی ہے۔

پاکستان میں اناج کے گودام کی تعمیر

امریکی غیر ملکی امداد کے ناظم مسٹر ہیرلڈ سٹیسن نے کہا ہے کہ پاکستان میں اناج کا گودام تعمیر کرنے کے لئے انہیں جو مختلف فرموں کی طرف سے اناج کا گودام تعمیر کرنے کے لئے پیشکشیں موصول ہوئی ہیں وہ ان سب کو مسترد کر دیں گے۔ آپ نے بتایا کہ میں اب نئے ٹینڈر طلب کروں گا تاکہ ان کے محکمہ میں کوئی سکینڈل نہ ہو۔ مسٹر سٹیسن سینیٹ کی تحقیقاتی سب کمیٹی میں بیان دے رہے تھے۔

سب کمیٹی ایک ڈیموکریٹ سینیٹر کی اس شکایت کی تحقیقات کر رہی ہے کہ کیلے فورنیا کی ایک فرم کا جو ٹینڈر منظور کیا گیا ہے وہ سب سے زیادہ ہے۔

نیشکر کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ

نیشکر کے آخری تخمینہ کے مطابق اس سال گذشتہ سال کی نسبت ۷ء۷ فیصد اضافہ ہوا ہے گذشتہ سال آخری تخمینہ کے مطابق ۹۶۲۰۰۰ ایکڑ اراضی میں نیشکر کی کاشت ہوئی تھی۔ اضافہ کی وجہ پنجاب۔ سرحد خیر پور میں نیشکر کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ بیان کی جاتی ہے۔

فلکو ریفریجریٹر کی قیمت

مرکزی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعے فلکو بر انڈ بٹس ریفریجریٹر ماڈل نمبر جی۔ بی ۸۴۱۔ ۱۵۰۔ ۲۵۰ والٹ ۸ء۶ مکعب فٹ مع متعلقہ سامان کی بندرگاہ کے شہروں میں زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت ۱۸۵۰ روپے مقرر ہے۔ بندرگاہوں کے علاوہ دوسرے شہروں میں اصل اخراجات باربرداری و چونگی وغیرہ شامل کئے جا سکتے ہیں۔

سندھ میں امریکی کپاس کی کاشت

سندھ میں ۷۰ ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ امریکی کپاس کاشت کرنے کے لئے تیار کر لیا گیا ہے۔ یہ رقبہ دریائے سندھ کے دائیں کنارے واقع ہے۔ ملک میں امریکی کپاس کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر کاشتکاروں کے لئے پیداوار بڑھانے کے اچھے مواقع ہیں کیونکہ بیرونی منڈیوں میں امریکی کپاس اچھے داموں فروخت ہو سکتی ہے۔

فارگو چیسس کی قیمت

مرکزی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعے فارگو بی۔ یو۔ اے پوسٹ ۵ ٹن ۱۶۵ ڈبلیو آر ڈیزل ماڈل الیف ۱۰۵۔ پی ۶ چیسس (مع ٹراپیکل ہیڈیٹر) کی بندرگاہ کے شہروں میں زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت ۱۷۳۹۵ روپے مقرر کی ہے۔ بندرگاہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں باربرداری اور محصول وغیرہ کے اصل اخراجات کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

برآمدی تاجروں کے لئے اطلاعات

—— بحری جہازوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ مال لے جانے والی فرم میسرز فاربس فاربس کیمبل اینڈ کمپنی لمیٹڈ نے ۱۵ اپریل سے کینیڈا کے لئے کرایہ مال کی شرح میں ۱۵ فی صد اضافہ کر دیا ہے۔

—— ولندیزی کسٹمز حکام کی ہدایات کے مطابق ایمسٹرڈم اور روٹرڈم کو پاکستان سے کھیلوں کا جو سامان بھیجا جائے اس کی تمام تفاصیل مال کے بکسوں پر درج ہونی چاہیئے۔ اب جن بنڈلوں پر صرف "سپورٹس کی اشیاء" لکھا ہوگا وہ کسٹمز کے لئے ناقابل قبول ہوں گے لہٰذا پاکستانی برآمد کنندگان کو سپورٹس کا سامان ہالینڈ بھیجتے وقت بل کے ہمراہ تمام ضروری تفاصیل کوائف بھی بہم پہنچانی چاہئیں۔

بیس کروڑ من گنے کی چینی

لکھنؤ ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اس فصل میں ۳۱ مارچ تک یو۔ پی کے چینی کے ۷۰ کارخانوں میں بیس کروڑ من گنا ابھی پیلا جانا باقی ہے جبکہ مشرقی یو۔ پی کے ۱۷ کارخانوں میں تو کام بند ہو گیا ہے لیکن باقی کارخانوں میں ابھی تک گنا پیلا جا رہا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اب تک ایک کروڑ ۹۰ لاکھ من چینی تیار ہوئی ہے۔

میسور میں سونے کے مزید ذخائر

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ وزیر قدرتی وسائل مسٹر کے ڈی مالویہ نے سوالات کے وقفہ میں لوک سبھا میں بتایا کہ میسور کے چتل ڈرگ ضلع میں نئی مقام پر سونے کے ذخائر کا پتہ چلا ہے۔ لیکن ابھی یہ اندازہ نہیں لگایا گیا کہ ان مقامات سے کتنی رقم کا سونا نکالا جا سکیگا

ملتان میں اقلیت نے بیساکھی منائی

ملتان ۱۸ اپریل۔ ملتان میں اقلیت نے حسب معمول جوش و خروش سے بیساکھی منائی۔ یہاں منعقد ہونے والے بیساکھی کے ایک میلے میں مسلمانوں نے بھی جوق در جوق شرکت کی۔

ہم قیام امن کے سلسلہ میں ہر مفید تجویز کی حمایت کریں گے

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا بیان

بنڈونگ ۱۸ اپریل۔ ایشیائی افریقی کانفرنس میں شریک ہونے والی ۲۹ قوموں نے وفدوں کے سربراہوں کا کل یہاں پہلا غیر رسمی اجلاس ہوا جس میں انہوں نے اپنے ایک ہفتہ کے مذاکرات کے سلسلہ جو کل سے شروع ہو رہے ہیں۔ ابتدائی تیاری کی۔ یہ اجلاس وزیر اعظم انڈونیشیا مسٹر علی سالترو جو کی قیام گاہ پر منعقد ہوا تھا۔ اجلاس میں وزیر اعظم محمد علی شریک نہ ہو سکے۔ کیونکہ وہ اس وقت تک بنڈونگ نہیں پہنچ سکے تھے اسی اجلاس میں وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی سے بیشتر مندوبین کی پہلی بار ملاقات ہوئی۔ وزیر اعظم انڈونیشیا نے رائٹر کے نمائندہ کو بتایا کہ یہ اجلاس محض دوستانہ ربط قائم کرنے کے سلسلہ میں تھا۔ مسٹر چو این لائی نے کہا۔ یہ کانفرنس عالمی امن کے تحفظ کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات انجام دے گی۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ کانفرنس ایشیائی افریقی ممالک کے باہمی دوستی اور تعاون پیدا کرنے اور ایشیا اور افریقہ بلکہ ساری دنیا میں امن کے تحفظ کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات انجام دے گی۔

کل کانفرنس کے لئے تین ممالک کے وفود نے بھارت اور اشتراکی چین کے ان پانچ اصولوں سے اپنے اختلافات کا اظہار کیا ہے۔ جو ان دونوں ملکوں نے پر امن طور پر مل کر رہنے کے سلسلہ میں وضع کر رکھے ہیں۔ گذشتہ شب بنڈونگ جاتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کلکتہ سے گذرے۔ اور ڈم ڈم کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے موصوف نے بتایا۔ "پنچ شیلا" کوئی جامع منصوبہ نہیں ہے۔ وزیر اعظم محمد علی نے مزید کہا۔ کہ بنڈونگ میں وہ مسئلہ کشمیر پر پنڈت نہرو سے بات چیت نہیں کریں گے۔ وہ کانفرنس کے ایجنڈا میں جنوب مشرقی ایشیا کے تنظیمی معاہدہ کی حمایت کے مسئلہ کو بھی شامل کرنے کے لئے نہیں کہیں گے۔ کیونکہ سیٹو پر تہنیتی پیغامات پہلے ہی کانفرنس کے سکرٹریٹ میں پہنچ چکے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے بتایا۔ کہ پاکستان ہر اس تجویز کی حمایت کرے گا۔ جو عالمی امن کے سلسلہ میں پیش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا یہ کانفرنس آزاد اور خود مختار قوموں کا ایک ایسا باہمی اجتماع ہے۔ جس میں بین الاقوامی صورت حال کی اصلاح کی کوشش کی جائیگی۔ اس کا مقصد کوئی بلاک قائم کرنا یا اقوام متحدہ کے متوازی کوئی جماعت کھڑی کرنا نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس کانفرنس اور سیٹو میں کوئی تصادم نہیں ہوگا۔ کیونکہ سیٹو قطعی طور پر ایک دفاعی منصوبہ ہے۔ وزیر اعظم محمد علی نے یہ خیال بھی ظاہر کیا۔ کہ متعدد مسائل ایسے ہیں جن پر کانفرنس کی متفقہ حمایت حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی طرح بعض مسائل ایسے بھی ہیں۔ جن پر کوئی تصفیہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے باوجود یہ کانفرنس مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ سوشل روابط اور تبادلہ خیالات ہمیشہ خیر سگالی قائم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

"دستوری کنونشن کے بارے میں بھی فیڈرل کورٹ کا مشورہ حاصل کیا جائے"

لاہور ۱۸ اپریل۔ پاکستان کے سابق چیف جسٹس میاں عبد الرشید نے ایک بیان میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ حکومت فیڈرل سے یہ رائے طلب کرے۔ کہ آیا مجوزہ دستوری کنونشن قانونی طور پر آئین مرتب کرنے کی مجاز ہے یا نہیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۱۱ تا ۱۳/۸ روپے۔ شکر -/۱۴ تا ۱۶/- روپے۔ چینی دیسی -/۲۸ تا -/۳۰ روپے۔ تیل توریہ -/۳۴ تا ۳۴/۸ روپے تیل بنولہ -/۲۷ تا ۲۷/۸ روپے تیل ناریل -/۱۲۵ روپے تیل تلی -/۷۰ روپے۔ سرخ مرچ -/۴۵ تا -/۵۰ روپے۔ کالی مرچ -/۵۰۴ تا -/۵۰۰ الائچی ڈوڈہ -/۲۳۰ روپے لونگ -/۵۳۰ روپے الائچی خورد -/۵۴ تا -/۶۴ روپے سبز فی سیر۔ ہلدی -/۱۰۵ روپے۔ دیسی گھی -/۱۶۷ تا -/۱۷۰ بناسپتی گھی -/۱۳ تا ۱۳/۵ روپے فی ٹین۔ ماش ثابت -/۱۲ تا ۱۲/۱۲ روپے ماش سبز ۱۳/۸ تا -/۱۴ مونگ ثابت -/۹/۱۲ روپے تا -/۱۰ روپے۔ مسور ثابت -/۸ تا -/۱۰/۱۲ چنے ۱۱/۴ تا -/۶ روپے۔ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴۔ گندم ۱۱/۴ آٹا ۱۱/۱۴ روپے۔ دیسی صابن -/۳۸ تا -/۴۰ روپے۔ باجرہ ۸/۷ روپے توریہ -/۱۵ تا ۱۵/۸ کھل توریہ ۳/۳ تا ۳/۶ روپے۔ مکئی ۷/۱۲ تا -/۸ روپے۔

صرافہ:۔ سونا -/۹۹ تا ۹۹/۸ روپے پونڈ -/۶۵ روپے۔ چاندی ٹکسالی -/۱۵۵ چاندی -/۱۵۴ تا -/۱۶۰ روپے۔

خشک میوہ:۔ بادام -/۵۷ تا -/۷۰ روپے۔ سوگی -/۵۰ تا -/۵۵ روپے چھوہارہ -/۲۵ تا -/۳۰ روپے۔ کھوپرا -/۱۵۴ روپے۔ پستہ -/۲۰۰ تا -/۲۱۰ روپے۔ گری بادام -/۲۳۵ تا -/۲۴۰ روپے۔

سٹاک ہالم ۱۸ اپریل۔ سٹاک ہالم شہر کی عدالت نے ایک سابق رومانوی سفارتی نمائندے پال بجوونی کو جاسوسی کے الزام میں اٹھارہ ماہ قید با مشقت کی سزا کا حکم سنایا۔

ایشیائی افریقی کانفرنس کا افتتاح

— بقیہ صفحہ اول —

نیز کانفرنس کے باقاعدہ اجلاس بند کمروں میں ہوا کریں گے۔ یہ سب باتیں مسٹر نہرو کی تجویز پر طے کی گئیں۔ سات نکاتی ایک عارضی ایجنڈا بھی تیار کیا گیا۔ اس میں اقتصادی اور ثقافتی تعاون۔ نو آبادیاتی نظام۔ نسلی تفریق۔ حق خود اختیاری ایٹمی طاقت کا پُر امن استعمال عالمی امن کا قیام اور بعض دوسرے مسائل شامل ہیں۔ مسٹر نہرو کے زور دینے پر فلسطین اور شمالی افریقہ کے مسئلے عارضی ایجنڈے میں شامل نہیں کئے گئے۔ بلکہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ نو آبادیاتی نظام اور حق خود اختیاری پر بحث کے تحت ضمنی حیثیت سے ان مسائل پر بھی روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ کرنل ناصر نے پنڈت نہرو کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ فلسطین کے مسئلے کو ایجنڈے میں ضرور شامل کرنا چاہئیے۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو نے پنڈت نہرو کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ برما عربوں اور یہودیوں دونوں کا دوست ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ اعلیٰ نمائندوں کے غیر رسمی اجلاس میں کل جو ایجنڈا پیش کیا گیا تھا۔ اس میں فلسطین اور شمالی افریقہ کے مسئلے شامل تھے۔ لیکن مسٹر نہرو کے زور دینے پر انہیں عارضی ایجنڈے سے خارج کر دیا گیا۔ پاکستان پہلے ہی اعلان کر چکا ہے۔ کہ وہ اصل کانفرنس میں ان دونوں مسائل کے بارے میں قرارداد پیش کرے گا۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کل اعلیٰ نمائندوں کے اس غیر رسمی اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔ کیونکہ ان کا جہاز دیر سے پہنچا۔

الجزائر تونس اور مراکش کے نمائندوں نے جو مبصر کی حیثیت سے کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں ایک مشترکہ بیان میں کانفرنس پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ان ممالک میں تحریک آزادی کی حمایت کا اعلان کرے۔ مصر نے غیر رسمی طور پر تجویز پیش کی ہے کہ ایشیائی افریقی کانفرنس کو مستقل حیثیت دے دی جائے اور اس کا اجلاس ہر سال ہوا کرے۔ اور یہ کہ آئندہ اجلاس قاہرہ میں ہو۔

باندونگ مغربی جاوا کا صدر مقام ہے اس کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ پر شہر کو نئے سرے سے آراستہ کیا گیا ہے۔ نیز روشنی اور ٹریفک کے خاص انتظامات عمل میں لائے گئے ہیں۔ فوجی دستے شہر کے مضافات میں پہرہ دے رہے ہیں۔ تاکہ گوریلا دستے شہر پر حملہ نہ کر سکیں۔ کل باندونگ میں مسٹر نہرو نے چو این لائی سے نجی ملاقات کی۔ جس میں فارموسا کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات ہوا۔

ضروری اعلان

مولوی ظہور حسین صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ نائب قائد شعبہ مال مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ بغرض دورہ مندرجہ ذیل جماعتوں میں تشریف لا رہے ہیں۔ عہدہ داران و اراکین انصار سے درخواست ہے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ پروگرام حسب ذیل ہے

سرگودھا ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۵۵ء

جھنگ ۱۸ اپریل۔ ملتان شہر و چھاؤنی ۱۹ و ۲۰ اپریل ۱۹۵۵ء

لاہور ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ اپریل ۱۹۵۵ء

(صدر انصار اللہ مرکزیہ)